از عدالت عظمی

بیبی امیمل

بنام

راجن آساری

2 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

جائیداد کی منتقلی کا قانون: 1882 دفعات 122 اور 123۔

ہبہ۔ ضروری اجزاء۔اپیل کنندہ۔جائیداد متعدویہ کا مالک۔اس کی طرف سے دائر اعلانیہ مقدمہ کہ جواب دہندہ ایک لائسنس یافتہ تھا۔مقدمے کا فیصلہ ٹرائل کورٹ نے کیا اور پہلی اپیل کورٹ نے اس کی توثیق کی۔ہائی کورٹ نے کہا کہ جیسا کہ اپیل کنندہ نے ہبہ نامہ پر عمل درآمد کیا تھا عطیہ کرنے والی اور جائیداد کی مالک بن گئی۔سپریم کورٹ کے سامنے اپیل۔منعقد ہوا، دستاویز میں بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ نے تمام حقوق کے ساتھ مکمل مالک کے طور پر اپنی زندگی کے دوران جائیداد سے لطف اندوز ہونے کا عنوان برقرار رکھا تھا۔اس معاملے میں دونوں جائیداد کے سلسلے میں لقب اور قبضہ مدعی کے پاس ہی رہا۔جواب دہندہ کی طرف سے بیان متعدوہ کی روشنی میں ملکیت کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔لہذا، دستاویز کو مدعا علیہ کے حق میں ہبہ نامہ سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ہائی کورٹ یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں کہ دستاویز ایک ہبہ نامہ تھا اور اپیل کنندہ کے پاس اعلان کے لیے جائیداد کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ اس نے ملکیت سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 15607 آف 1996۔

1994 کے ایس اے نمبر 358 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے مورخہ 17.3.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم پی ونود

مدعا علیہ کے لیے ایم ٹی جارج، دلیپ کے آر پلئی، ٹی جی این نائر اور ایم کے ڈی نمبودری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کیرالہ عدالت عالیہ کے دونفری بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 17 مارچ 1995 کو دوسری اپیل نمبر 358 / 94 میں دی گئی تھی۔

اپیل کنندہ تسلیم شدہ طور پر تریویندرم ضلع کے چیٹیو یلا کم گاؤں میں سروے نمبر 1960 / 6 والی جائیداد کا مالک ہے۔ اپیل کنندہ نے قبضہ اور اعلان کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا کہ مدعا علیہ لائسنس دار ہے۔ ٹرائل عدالت نے 3 نومبر 1981 کو مقدمے کا فیصلہ سنایا اور اپیل 22 جولائی 1993 کو خارج کر دی گئی۔ دوسری اپیل میں، عدالت عالیہ نے اس نتیجے کو الٹ دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ نے 11 اکتوبر 1966 کو نمائش اے- 1 کے تحت ہبہ نامہ پر عمل درآمد کیا تھا اور اس لیے مدعا علیہ ڈونی بن گیا تھا اور جائیداد کا مالک ہونے کے طور پر اس کے قبضے میں رہا تھا۔ اس کے مطابق، مقدمے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح، خصوصی چھٹی کے ذریعے یہ اپیل۔

دستاویز کی بیان متعدوہ اس طرح اشارہ کرتی ہے:

" جائیداد سے لطف اندوز ہونے کا تمام حق اور عمارت میں رہنے کا حق میری زندگی بھر میرے پاس رہے گا اور راجن اساری میری زندگی کے بعد مکمل آزادی کے ساتھ مذکورہ حقوق حاصل کریں گے۔"

مذکورہ بالا کو پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے تمام حقوق کے ساتھ مکمل مالک کی حیثیت سے اپنی زندگی کے دوران جائیداد سے لطف اندوز ہونے کے لیے لقب برقرار رکھا تھا۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے دفعہ 122 میں تحفے کی وضاحت اس طریقے سے کی گئی ہے جس کے تحت جائیداد میں عطیہ دہندہ کا حق اور قبضہ تقسیم کیا جاتا ہے اور اسے دفعہ 123 کے تحت عطیہ دہندہ کے حوالے کیا جاتا ہے۔ تحفے میں دی گئی جائیداد کی فراہمی اور ملکیت کو قبول کرنے کا ثبوت ہونا چاہیے۔ اس معاملے میں جائیداد کے حوالے سے حق اور قبضہ دونوں مدعی کے پاس رہے۔ مذکورہ بالا تلاوت کی روشنی میں مدعا علیہ کی طرف سے ملکیت کی قبولیت نہیں ہے۔ نتیجے کے طور پر، اپیل کنندہ اپنی زندگی کے دوران مالک ہی رہا۔ ان حالات میں، اسے جواب دہندگان کے حق میں تحفہ دستاویز نہیں سمجھا جا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ، اپیل کنندہ کے ساتھ مشترکہ طور پر قبضے میں رہنا مدعا علیہ کے حق میں صرف ایک لائسنس ہوگا۔ لہذا، عدالت عالیہ یہ نتیجہ اخذ کرنے میں درست نہیں تھی کہ نمائش اے- 1 ایک ہبہ نامہ ہے اور یہ کہ اپیل کنندہ کے پاس جائیداد کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ اس نے قبضہ چھوڑ دیا تھا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل عدالت اور اپیلٹ عدالت کے موقف کی تصدیق ہوتی ہے۔ عدالت عالیہ کی طرف سے اس حد تک دیے گئے بہترین منافع کے فرمان کی تصدیق ہوتی ہے۔ آج سے

چھ ماہ کا وقت مدعا علیہ کو احاطہ خالی کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیل کی منظوری دی جاتے ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document